طالب محسن

نماز اور ایمان

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک آدمی اور کفر و شرک کے مابین ترک صلوٰۃ ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہوئے سنا: آدمی اور کفر و شرک کے درمیان ترک صلوٰۃ ہے۔

لغوی مباحث

'ترك الصلاة': 'ترك الصلاة' مبتدا ہے اور خبر محذوف ہے اور ظرف خبر کے محل پر ہے۔ اس طرح کے اسلوب میں خبر بالعموم حذف کر دی جاتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ 'حائل' یا اس کا کوئی ہم معنی لفظ محذوف ہے۔ 'بین' اور 'بین' کا

اسلوب دو موقعوں پر استعمال ہوتا ہے۔ ایک اس موقع پر جب کوئی بات کسی دوسری بات پر منحصر ہو اور دوسرے جب کوئی چیز کسی دوسری چیز کے وقوع میں حائل ہو۔ اس روایت میں یہ دوسرے معنی میں ہے۔

معنی

اس روایت کے معنی یہ ہیں کہ تارک نماز کافر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کفر سے کیا مراد ہے۔ کیا یہ کفر قانونی ہے یا اس کفر سے مراد حقیقی کفر ہے۔ اگر اسے قانونی معنی میں لیا جائے تو تارک نماز پر وہ قانون لاگو ہوگا جو کفر اختیار کرنے والے کے لیے ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس پر ارتداد کی سزا نافذ ہوگی۔ اور اگر یہاں حقیقی کفر مراد ہے تو اس کا معاملہ اصلاً آخرت پر ہے۔ البتہ، کچھ فقہا اسے دنیا میں تعزیراً سزا دینے کے قائل ہیں اور کچھ قائل نہیں ہیں۔

شارحین یہاں ایک اور فرق بھی کرتے ہیں۔ بعض لوگ نماز کی فرضیت کے قائل ہونے کے باوجود محض سستی اور غفلت کی وجہ سے تارک نماز بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ انھیں بھی، اگر یہ توبہ نہ کریں تو سزائے موت دی جا سکتی ہے، جبکہ ایک رائے یہ ہے کہ یہ فاسق و فاجر ہیں اور انھیں سزائے موت نہیں دینی چاہیے۔

یہ ساری بحث اس روایت کو بعض دوسری روایات اور سورۂ توبہ کی روشنی میں دیکھنے سے پیدا ہوئی ہے۔ سورۂ توبہ میں کفار عرب کو مار دینے کا حکم ہے۔ ان کفار کے لیے اس سزا سے بچنے کے لیے ان کے لیے ضروری قرار دیا گیا کہ وہ اپنے عقائد و اعمال سے توبہ کر کے ایمان قبول کریں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگ جائیں۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ دعویٰ ایمان ریاست کی سطح پر قابل قبول نہیں ہے جس کے ساتھ نماز اور زکوٰۃ کا عمل نہ ہو۔ یہاں یہ ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ تینوں باتیں بیک وقت مطلوب ہیں یا ان میں سے کوئی ایک بھی مفقود ہو تو کارروائی کی جائے گی۔ حضرت ابوبکر کے مانعین زکوٰۃ کے خلاف اقدام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بات بھی مفقود ہوگی تو دعوائے ایمان قابل قبول نہیں ہوگا۔

اسی طرح ایک روایت میں حضور کا یہ ارشاد بیان ہوا ہے کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک لوگ ایمان نہ لے آئیں اور نماز اور زکوٰۃ نہ ادا کرنے لگیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد واضح طور پر سورۂ توبہ کے حکم کا بیان ہے۔

قرآن مجید اور روایات سے یہ بات قطعی طور پر سامنے آتی ہے کہ انکار پر مبنی ترک نماز کفر ہے۔ زیر بحث روایت میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ یہ کفر حقیقی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص نماز کا منکر ہے، وہ دنیا اور آخرت، دونوں کے

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اعتبار سے کافر ہے۔ دنیا میں بھی اسے مسلمان تسلیم نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں بھی وہ مسلمانوں کے زمرے میں شامل نہیں ہوگا۔ باقی رہا دنیا میں اس کی سزا کا معاملہ تو یہ اس روایت میں زیر بحث نہیں ہے اس کی وضاحت ان شاء اللہ اپنے محل پر ہو جائے گی۔ جہاں تک غفلت کے شکار مسلمانوں کا تعلق ہے تو ان کے لیے اس روایت میں شدید تنبیہ ہے، تارک نماز کافر ہے۔ یہ جرم اگر انکار کی وجہ سے ہو تو کفر ہر اعتبار سے واضح ہے اور اگر انکار تو نہ ہو لیکن زندگی نماز سے خالی ہو تو یہ بھی حالت کفر ہی ہے۔ خطرہ ہے کہ یہ غفلت محض غفلت نہ رہے اور حقیقی انجام پر منتج ہو۔ مراد یہ ہے کہ دعوائے ایمان قابل تسلیم نہ رہے۔ اس لیے کہ قرآن مجید واضح طور پر ایمان اور عمل کو لازم وملزوم قرار دیتا ہے۔

متون

اس روایت کا متن اسی ایک جملے پر مشتمل ہے۔ کسی روایت میں اس جملے کا پیش وعقب نقل نہیں ہوا۔ امام مسلم نے اس روایت کے دو متن نقل کیے ہیں۔ ایک میں 'بین الرجل و بین الشرك و الكفر ترك الصلوة' کے الفاظ ہیں۔ دوسری کا آغاز 'إنّ' کے لفظ سے ہوا ہے۔ بعض کتب حدیث میں 'الرجل' کی جگہ 'العبد' کا لفظ بھی آیا ہے۔ ترمذی میں یہی روایت 'بین الشرك' کے بغیر ہے۔ بعض روایات میں جملے کی نوعیت بالکل ہی بدل گئی ہے۔ مثلاً ایک روایت میں ہے: 'العهد الذى بيننا و بينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر'۔ کچھ راویوں نے اسے 'بين العبد و بين الكفر و الايمان الصلاة فإن تركها فقد أشرك' کی صورت میں روایت کیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

کتابیات

مسند ابن الجعد، رقم ۲۶۳۴۔ مسند احمد بن حنبل، رقم ۱۵۰۲۱، ۲۲۹۸۷، ۲۳۰۵۷۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۰۲۲، ۱۰۴۳۔ سنن دارمی، رقم ۱۲۳۳۔ صحیح مسلم، رقم ۸۲۔ سنن ابوداؤد، رقم ۴۶۷۸۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۰۷۹، ۱۰۸۰۔ سنن ترمذی، رقم ۲۶۱۸، ۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۱۔ سنن کبریٰ، رقم ۳۳۰۔ سنن نسائی، رقم ۴۶۳، ۴۶۴۔ مسند ابو یعلی، رقم ۱۷۸۳، ۱۹۵۳، ۲۱۰۲، ۲۱۹۱، ۴۱۰۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۴۵۳، ۱۴۶۳۔ معجم کبیر، رقم ۸۹۳۹۔ معجم اوسط، رقم ۶۸۳۷۔ معجم صغیر، رقم ۳۷۴، ۷۹۹۔ مستدرک، رقم ۱۱۔ مسند الشہاب، رقم ۲۶۶، ۲۶۷۔ سنن بیہقی، رقم ۶۲۸۷، ۶۲۸۸، ۶۲۸۹، ۶۲۹۰۔